رضاعی بیٹے کا وراثت میں حصہ بنتا ہے؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ چند دن پہلے میرے والد صاحب انتقال فرما گئے تھے۔ اب ہم ان کی جائیداد تقسیم کرنے لگے ہیں اور ہمارا ایک رضاعی بھائی بھی ہے، تو کیا شرعی طور پر وراثت میں اسے بھی حصہ دیا جائے گا؟ جبکہ اس سے کوئی نسبی تعلق نہیں ہے، محض دودھ کا رشتہ ہے۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ کے رضاعی بھائی کا آپ کے والد کی جائیداد میں بطورِ وراثت کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ قواعدِ وراثت کے مطابق رضاعت، اسبابِ وراثت میں سے نہیں ہے، نیز رضاعی اولاد کا رضاعی والدین سے نسب کے اعتبار سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، بلکہ ان سے صرف دودھ کا رشتہ ہوتا ہے اور رضاعت صرف حرمت کے معاملے میں مؤثر ہوتی ہے، اس کے علاوہ بقیہ احکام میں رضاعی اولاد اور رضاعی والدین باہم اجنبی کی طرح ہوتے ہیں، اسی وجہ سے رضاعی والدین کی گواہی، رضاعی اولاد کے حق میں مقبول ہے، یونہی ان کا نفقہ بھی لازم نہیں ہوتا، لہٰذا بیان کردہ اصولوں کی روشنی میں رضاعی اولاد وراثت سے حصہ بھی نہیں پائے گی۔

وراثت کا دارومدار نسبی رشتہ داری پر ہے، رضاعت و اخوت کی بنا پر وراثت کا استحقاق نہیں ہوگا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ مِنْكُمْؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور جو اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں اور رشتے دار اللہ کی کتاب میں (وراثت میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (القرآن الکریم، پارہ 10، سورۃ الانفال، آیت 75)

مذکورہ بالا آیت کے تحت امام علاؤالدین محمد بن علی المعروف امام خازن رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات : 741ھ) لکھتے ہیں : "کانوا یتوارثون بالھجرۃ والاخاء حتی نزلت ھذہ الآیۃ:﴿وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ﴾ ای فی المیراث ای فبین بھذہ الآیۃ ان سبب القرابۃ اقوی و اولی من سبب الھجرۃ و الاخاء و نسخ بھذہ الآیۃ ذلک التوارث" ترجمہ : صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہجرت اوراخوت کی بنا پر ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی : اور (نسبی) رشتے دار وراثت میں ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں، یعنی اس آیت میں بیان کیا گیا کہ (نسبی) رشتے دار ہجرت اور اخوت کے مقابلے میں وراثت میں ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں اور اس آیت کے ذریعے ہجرت اور اخوت کی وجہ سے وراثت میں حق دار منسوخ فرما دی گئی۔ (تفسیر خازن، جلد2، صفحہ 331، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صراط الجنان فی تفسیر القرآن میں ہے : "اب وراثت کا دارومدار نسبی قرابت داری پر ہے جیسا کہ آیت "وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ" سے واضح ہے۔ **رضاعی رشتے کی وجہ سے کوئی ایک دوسرے کا وارث نہیں** اور سسرالی رشتے میں بھی صرف شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے وارث ہیں۔" (صراط الجنان، جلد4، صفحہ 56، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

رضاعت، وراثت کے اسباب میں سے نہیں، جیسا کہ الاختیار لتعلیل المختار اور فتاوی عالمگیری میں ہے، والنظم للاول: "یستحق الارث برحم ونکاح وولاء" ترجمہ : استحقاقِ وراثت نسبی رشتہ داری، نکاح اور ولاء (یعنی عتاق و مُوالات) کی بنا پر ہوتا ہے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، کتاب الفرائض، جلد5، صفحہ 86، مطبوعہ مطبعۃ الحلبی، القاھرۃ)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات : 1340ھ/1921ء) درمختار کے حوالے سے لکھتے ہیں : "وفیہ من کتاب الفرائض ویستحق الارث باحد ثلثۃ برحم ونکاح صحیح" ترجمہ : اور اسی (درمختار) کے کتاب الفرائض میں ہے کہ وراثت کا حقدار ہونا تین اسباب میں سے ایک سبب سے ہوتا ہے : رشتۂ رحم (یعنی نسبی رشتہ داری) ہو اور نکاح صحیح ہو۔ (فتاوی رضویہ، جلد11، صفحہ 341، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

درمختار کی مذکورہ عبارت کے الفاظ "باحد ثلثۃ" کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات : 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں : "یعنی ان کل واحد منھا علۃ للاستحقاق بمعنی انہ لا یلزم اجتماع الثلاثۃ او بعضھا" یعنی ان تین میں سے ہر ایک وراثت کے حقدار ہونے کی علت ہے اس معنی میں کہ تینوں یا ان میں سے بعض اسباب کا اکٹھا ہونا لازم نہیں۔ (حاشیۃ ابن عابدین، جلد10، صفحہ 532، مطبوعہ کوئٹہ)

رضاعت صرف حرمت کے معاملے میں مؤثر ہوتی ہے، بقیہ احکام میں رضاعی والدین اور رضاعی اولاد باہم اجنبی ہوتے ہیں، چنانچہ صحیح بخاری میں ہے: "قالت عائشة: يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة" ترجمہ: حضرت عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: جو رشتے ولادت (نسب) سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت (دودھ کے رشتے کی وجہ) سے بھی حرام ہوجاتے ہیں۔ (الصحیح البخاری، جلد7، صفحہ38، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

مذکورہ بالاحدیث پاک کے تحت علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں: "فيه دليل على انه يحرم النكاح ويحل النظر والخلوة والمسافرة لكن لا يترتب عليه احكام الامور من كل وجه فلا يتوارثان ولا يجب على واحد منهما نفقة الآخر ولا يعتق عليه بالملك والا يسقط عنها القصاص بقتله فهما كالاجنبيين في هذه الاحكام" ترجمہ: حدیث پاک میں اس بات پر دلیل ہے کہ نکاح کرنا حرام ہوجاتا ہے، البتہ نظر، خلوت اور سفر کرنا، جائز ہوجاتا ہے، لیکن اس پر تمام امور کے احکام مرتب نہیں ہوتے، **لہٰذا ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے، ان میں سے کسی پر دوسرے کا نفقہ لازم نہیں ہوگا،** کسی ایک کا دوسرے کے مالک ہونے سے وہ اس پر آزاد نہیں ہوگا اور ان میں سے کسی ایک کے دوسرے کو قتل کرنے سے قصاص ساقط نہیں ہوگا، لہٰذا ان احکام میں یہ دونوں اجنبیوں کی طرح ہوں گے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد5، صفحہ2077، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

شمس الائمہ، امام سَرَخْسِی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 483ھ/1090ء) لکھتے ہیں: "ويجوز شهادة الرجل لوالده من الرضاعة ووالدته، لان الرضاع تأثيره في الحرمة خاصة، وفيما وراء ذلك كل واحد منهما من صاحبه كالأجنبي (الا ترى) انه لا يتعلق به استحقاق الارث واستحقاق النفقة حالة اليسار والعسرة" ترجمہ: آدمی کی اپنے رضاعی والد اور والدہ کے حق میں گواہی جائز ہے، کیونکہ رضاعت بطورِ خاص حرمت میں مؤثر ہوتی ہے اور اس کے علاوہ بقیہ تمام احکام میں رضاعی والدین اور رضاعی اولاد اجنبی کی طرح ہوتے ہیں، کیا تُو دیکھتا نہیں کہ رضاعت کی وجہ سے حقِ وراثت اور تنگی و آسانی دونوں حالتوں میں نفقہ ثابت نہیں ہوتا۔ (المبسوط للسرخسی، جلد16، صفحہ125، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)

یونہی علامہ ابو المَعالی بخاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 616ھ/1219ء) نے لکھا۔ (المحیط البرھانی، جلد8، صفحہ324، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9063

تاریخ اجراء: 23صفر المظفر1445ھ/29اگست2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net